بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا امام صرف ایک - یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امام سے مراد وہ امام نہیں جو نماز پڑھاتا ہو، امام سے مراد وہ امام نہیں جو کسی فن میں مہارت رکھنے کی وجہ سے اس فن میں امام کہلاتا ہو۔ امام سے مراد وہ امام نہیں جو امیر یا حکمراں ہو۔ امام سے مراد وہ امام بھی نہیں جو کسی نیکی میں پہل کرنے کی وجہ سے دوسروں کیلئے پیش رو بن جائے ___ بلکہ

امام سے مراد وہ **امام** ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے منصب امامت پر سرفراز فرمایا ہو۔ جس کا ہر حکم واجب الاتباع ہو، جس کا ہر فقرہ ضابطۂ حیات ہو، جس کا ہر فعل مشعلِ ہدایت ہو، جسکی اطاعت اللہ کی اطاعت ہو، جس کی امامت عارضی نہ ہو بلکہ قیامت تک کیلئے دائمی ہو، جو معصوم ہو، جس سے دینی بات میں غلطی کا صدور ناممکن ہو، جس کی ہر دینی بات وحی ہو۔

اس سے قبل ہم بتا چکے ہیں کہ حاکم صرف ایک ہے، یعنی اللہ تعالیٰ۔ اس کے بندوں پر صرف اسی کا حکم چلتا ہے، دوسروں کا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہر بندے کے پاس براہِ راست نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو منتخب کر لیتا ہے اور اس بندے کو اپنے تمام احکام سے مطلع فرماتا ہے۔ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام سے دوسروں کو مطلع کر دیتا ہے۔ ایسے بندے کو نبی یا رسول کہتے ہیں۔ رسول، اللہ تعالےٰ اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے اس کی اطاعت عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:-

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ { نساء ۸۰ } — جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت کی۔

رسول خود اپنی اطاعت نہیں کراتا بلکہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ { نساء ۶۴ } — کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

کیونکہ اطاعت (جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں) صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، لہٰذا بغیر اسکے

حکم یا اجازت کے کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔ اگر کوئی شخص بغیر اللہ تعالےٰ کے حکم یا اجازت کے دوسرے کی اطاعت کرتا ہے تو گویا اس نے اس دوسرے شخص کو اطاعت میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اپنے کسی بندے کی اطاعت کو انسانوں پر فرض قرار دیدے۔ اگر بندے خود کسی کو اطاعت کیلئے منتخب کرلیں تو گویا وہ خود اِلٰہ بن بیٹھے، اللہ تعالیٰ کے حقِ رسالت پر خود قابض ہوگئے اور یہ شرک ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ {انعام ۱۲۴} اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو عطاء فرمائے۔

لہٰذا وہ جس کسی کو رسالت عطاء فرماتا ہے اُسے بنی نوعِ انسان کا امام و مُطاع بنا دیتا ہے۔ امام بنانا لوگوں کا کام نہیں۔ جو لوگ رسُول کے علاوہ دوسروں کو اپنا مُطاع اور امام بنالیں، پھر انہی کی اطاعت کریں، انہی کے فتووں کو سندِ آخر سمجھیں وہ شرک فی الرسالت کے مرتکب ہوں گے۔

صرف رسول ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام انسانوں کے لئے امام بنا کر بھیجا جاتا ہے رسُول کو رسالت یا امامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا {بقرہ ۱۲۴} (اے ابراہیمؑ) میں تمہیں لوگوں کے لئے امام بنا رہا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے لہٰذا وہ دُعاء فرماتے ہیں:۔

وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ {بقرہ ۱۲۴} (اے اللہ) میری اولاد میں سے بھی (امام بنانا)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ ○ {بقرہ ۱۲۴} (ہاں بناؤں گا لیکن) یہ وعدہ گنہگاروں کے لئے نہیں ہوگا۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ امام گنہگار نہیں ہوتا بلکہ معصوم ہوتا ہے۔ لہٰذا جو معصوم ہوگا وہی امام ہوگا، جو معصوم نہیں وہ امام بھی نہیں۔ اور معصوم سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہوتا لہٰذا سوائے نبی کے اور کوئی امام نہیں ہوسکتا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور چند اور رسُولوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے :۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ — ہم نے ان رسولوں کو امام بنایا تھا، وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے اُن کو نیک کام کرنے کی وحی کی تھی۔

{انبیاء ۷۳}

اس آیت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں کا ذکر فرمایا ہے اور اُن کے امام بنائے جانے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ امام صرف رسولؐ ہی ہوتے ہیں۔ رسولؐ کے علاوہ اگر کسی دوسرے کو امام بنالیا جائے تو یہ شرک فی الامامت ہے رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کو اپنے تمام اختلافات میں حَکَم ماننا اور اُس کے فیصلہ کو بلا چون وچرا تسلیم کرنا حقیقی ایمان ہے، جیسا کہ ارشادِ باری ہے :۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا {نساء ۶۵} — (اے رسولؐ) آپ کے رب کی قسم لوگ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں آپ کو حَکَم نہ مان لیں اور جو فیصلہ آپ کریں اُس سے کسی قسم کی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ اُس کو برضا ورغبت تسلیم کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام اختلافات میں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری سند ہیں جو لوگ اپنے معاملات میں کسی غیر نبی کو سند مانتے ہیں، اُس کے قول وفعل کو بلا چون وچرا اور بے دلیل تسلیم کرتے ہیں وہ گویا اُس کو نبی کا درجہ دیدیتے ہیں۔ آیتِ بالا کی رُو سے ایسے لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جس کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ — (اے رسولؐ) کہہ دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو (میری پیروی کروگے تو) اللہ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا، اللہ معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

{آلِ عمران ۳۱}

رسول ہی وہ ہستی ہے جس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت ملتی ہے۔ ارشادِ باری ہے :۔

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا {نور ۵۴} اگر تم رسولؐ کی اطاعت کروگے تو ہدایت یاب ہو جاؤگے۔

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ {اعراف ۱۵۸} رسولؐ کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت

مل جائے۔

کیا اللہ کی طرف سے ایسی سندیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کے حق میں بھی وارد ہوئی ہیں، اگر نہیں تو بے سند شخص کیسے امام ہو سکتا ہے، کیسے اس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت مل سکتی ہے۔

رسولؐ ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منصب کے لحاظ سے اس بات کا حقدار ہے کہ وہ منزل من اللہ شریعت کی تشریح و توضیح کر سکے کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تشریح و توضیح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ {نحل ۴۴}

(اے رسولؐ) ہم نے یہ شریعت آپ پر (اس لئے) نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کیلئے نازل شدہ باتوں کی تشریح کر دیں اور لوگ (اپنی نجات کے متعلق) سوچ سکیں۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کے قول و فعل کی مخالفت کرنا فتنۂ عظیم اور عذابِ الیم کو دعوت دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ {نور ۶۳}

ان لوگوں کو جو رسولؐ کے قول و فعل کے خلاف چلتے ہیں ڈرتے رہنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جائے۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کا طریقہ تمام مسلمین کیلئے ضابطۂ حیات ہے۔ یہی وہ نمونہ ہے جس کے مطابق بن کر لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی اُمید رکھ سکتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ {احزاب ۲۱}

بے شک تمہارے لئے رسول اللہؐ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے اُس شخص کیلئے جو اللہ اور قیامت کی اُمید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

یہ نمونہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ اللہ کے نمونہ کے علاوہ دوسرے نمونے بنانا خود کو اللہ تعالیٰ کے منصب پر فائز کرنا ہے، اور یہ شرک ہے۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر بات وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ

رسولؐ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا، وہ

هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ {نجم ۲ و ۴} جو کچھ کہتا ہے وحی ہوتی ہے۔
کیا یہ سند کسی کو حاصل ہے، اگر نہیں تو پھر کسی دوسرے کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے۔
رسولؐ ہی کی وہ ذات گرامی ہے جس کی ہر بات حق ہے، جو معصوم ہے، جو کبھی غلطی پر قائم نہیں رہتا۔ ارشادِ باری ہے:۔

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ {نمل ۹} (اے رسولؐ) بیشک آپؐ درخشاں حق پر قائم ہیں۔
کیا اللہ کی طرف سے یہ سند کسی اور کو ملی ہے، اگر نہیں ملی تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔ امام وہی ہو سکتا ہے جس کی ہر بات حق ہو۔
رسولؐ ہی وہ سراجِ منیر اور روشن چراغ ہے جس کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کا مطالعہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ روشن چراغ نہ ہو تو پھر تاریکی میں نہ شریعتِ الٰہی کا مطالعہ ہو سکتا ہے نہ صراطِ مستقیم مل سکتی ہے۔ ظلمت میں سوائے ضلالت کے اور کیا مل سکتا ہے۔
انسانوں میں رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کا فیصلہ مل جانے کے بعد کسی مؤمن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس معاملہ میں خود کوئی رائے دے یا کسی دوسرے کی رائے لے۔ مؤمن کو رسولؐ کے فیصلہ ہی پر عمل کرنا ہوگا اور بس۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ {احزاب ۳۶}	مؤمن مرد اور عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ جب اللہ اور رسولؐ کسی معاملہ میں فیصلہ صادر فرمادیں تو پھر بھی انہیں اس معاملہ میں کسی قسم کا اختیار باقی رہے (کہ اس فیصلہ کے مطابق کریں یا نہ کریں) اور جو شخص بھی اللہ اور اُسکے رسولؐ کی نافرمانی کریگا وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

کیا یہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور انسان کو دیا گیا ہے، اگر نہیں دیا گیا تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ واجب الاتباع کیسے ہو سکتا ہے؟
کسی مؤمن کو اختیار نہیں کہ رسولؐ کا فیصلہ سُننے کے بعد کوئی اور بات کہے سوائے اسکے کہ "میں نے سُنا اور میں اطاعت کروں گا"۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ {نور ۵۱}	جب مؤمنین کو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی طرف بلایا جائے تاکہ اللہ اور اُس کا رسولؐ اُن کے درمیان فیصلہ کریں تو اُن کا قول سوائے اسکے اور کچھ نہ ہونا چاہیئے کہ "ہم نے سُن لیا اور ہم نے

اطاعت کی" ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۔
کیا یہ منصب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو عطا ہوا ہے۔ یقیناً نہیں اور جب یہ منصب کسی کو عطا نہیں ہوا تو پھر وہ واجب الاتباع کیسے ہو سکتا ہے ، وہ امام کیسے ہو سکتا ہے ۔
رسولؐ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستہ پر ہے ۔ ارشادِ باری ہے :-
اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ {زخرف ۴۳} (اے رسولؐ) بے شک آپ سیدھے راستہ پر ہیں ۔
رسولؐ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستہ کی طرف دعوت دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ {مؤمنون ۷۳} (اے رسولؐ) بے شک آپ سیدھے راستہ کی طرف دعوت دیتے ہیں
رسولؐ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ اس کی پیروی سے سیدھا راستہ مل سکتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ {زخرف ٦١} (اے رسولؐ کہہ دیجئے) میری پیروی کرو ، یہی سیدھا راستہ ہے ۔
یہ آیات اس بات کی کھلی سند ہیں کہ رسولؐ صراطِ مستقیم پر ہے ، رسولؐ صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے ، رسولؐ کی پیروی صراطِ مستقیم ہے ۔ بتلایئے یہ سندیں اور ضمانتیں کسی اور کے پاس ہیں ؟ نہیں ہیں اور یقیناً نہیں ہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں ، ان کی بات آخری سند کیسے ہو سکتی ہے ، ان کے فتوے اور قیاسات دین میں کس طرح شامل ہو سکتے ہیں ۔
رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر دعوت اور ہر پکار حیاتِ جاوداں بخشتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے :-
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ {انفال ۲۴} اے ایمان والو ، جب اللہ اور رسولؐ تمہیں ایسی بات کی طرف بلائیں جو تمہارے لئے حیات بخش ہو تو فوراً ان کی بات قبول کر لیا کرو ۔
رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی نہ کرنا میدانِ محشر میں باعث حسرت وندامت ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے :-

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ {فرقان ۲۷}
روزِ محشر گنہگار اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا اے کاش میں نے رسولؐ کی پیروی کی ہوتی۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی سے رحمت ملتی ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:-

رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ {اعراف ۱۵۶-۱۵۷}
میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے۔ یہ رحمت میں ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، یعنی وہ لوگ جو رسولؐ کی پیروی کرتے ہیں۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا، جو تقیہ نہیں کرتا جو بے خوف و خطر حق کو بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ {احزاب ۳۹}
جو لوگ اللہ کی رسالت کو پہنچاتے ہیں اور اللہ ہی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے (وہی آپ کیلئے نمونہ ہیں)

بھلا جو لوگ غیر اللہ سے ڈرتے ہوں، تقیہ کرتے ہوں، تقیہ کر کے حق کو چھپاتے ہوں وہ کیسے معصوم ہو سکتے ہیں، ان کی ہر بات کیسے حق ہو سکتی ہے، وہ کیسے امام ہو سکتے ہیں۔ امام تو درحقیقت وہی ہو سکتا ہے جو بے خوف و خطر اللہ کے احکام کی تبلیغ کرے اور کسی ملامت کرنے والے، طعنہ دینے والے کی پرواہ نہ کرے بلکہ اپنے مخالفین کو چیلنج دے کہ تم سب مل کر جو کچھ میرے خلاف کرنا چاہتے ہو کر گذرو اور مجھے ذرا سی بھی مہلت نہ دو۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں:-

اَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ {یونس}
تم اپنے تمام شرکار کو جمع کر و پھر (میرے خلاف) جو کچھ کرنا چاہو سب مل کر اس کا فیصلہ کرو، تمہاری تدبیر کا کوئی گوشہ تم سے مخفی نہ رہ جائے پھر میرے خلاف (جو چاہو) کر گذرو اور مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں:-

كِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ
تم سب مل کر میرے خلاف جو تدبیر کرنی چاہو

لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿ہود ۵۵﴾ کر لو پھر مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

اللہ تعالیٰ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلِ ادۡعُوۡا شُرَکَآءَکُمۡ ثُمَّ کِیۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿اعراف ۱۹۵﴾ (اے رسولؐ) آپؐ کہدیجئے کہ اپنے شریکوں کو بُلاؤ اور (سب مل کر) میرے خلاف جو تدبیر کرنی چاہو کرو، پھر مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

اس حکمِ الٰہی کی تعمیل میں رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی اپنی قوم کو چیلنج دے دیا اور کسی قسم کا خوف محسوس نہیں کیا۔

الغرض رسُولوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ وہ بے خوف وخطر ہر مسئلہ کو بیان کرتے ہیں خواہ مخالفین اس مسئلہ کو سن کر کتنے ہی غیظ و غضب میں آئیں۔ اگر رسُول ایسا نہ کریں تو حق رسالت ادا نہیں ہوگا جیساکہ ارشاد باری ہے وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَہٗ (مائدہ۔ ۶۷)

جن علماء کو لوگوں نے خود امام بنالیا ہے اور ان کی اطاعت کو واجب قرار دے لیا ہے اُن کے ایمان کے ثبوت میں بھی ان کے پاس کوئی یقینی ذریعہ نہیں۔ ہم صرف ان کے ظاہری عقائد واعمال کی بناء پر حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ مؤمن ہیں۔ لیکن ان کے مؤمن ہونے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ ان کی تمام باتیں سوفیصدی صحیح ہوں گی۔ ان کی زبان سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلے گا، ان سے اجتہادی غلطی نہیں ہوگی۔ وہ تقیّہ نہیں کریں گے۔ خوف ومصلحت کی خاطر حق کو نہیں چھپائیں گے، نہ ہمارے پاس ان کے متعلق وحیِ الٰہی کی ایسی کوئی سند ہے نہ خود ان اماموں کے پاس وحیِ الٰہی کی ایسی کوئی سند ہے نہ اُن کے پاس وحی آتی ہے کہ ان کو غلطی سے بچائے تو پھر بتائیے کہ ایسی صورت میں وہ امام کیسے ہوسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ﴿محمّد ۳۳﴾ اے ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسُولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

آیتِ بالا سے معلوم ہوا کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار اطاعتِ رسُولؐ پر ہے۔ تمام اعمالِ حسنہ جو رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کے مطابق نہ کئے جائیں باطل ہیں۔ کیا یہ حیثیت بھی کسی اور کو حاصل ہے۔ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ {آل عمران}

یقیناً اللہ نے مؤمنین پر بڑا احسان کیا ہے کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک رسولؐ مبعوث کیا جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے، اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

کیا ایسی سند اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو حاصل ہے۔ کیا کسی دوسرے کی اتباع سے تزکیہ نفس ہونا یقینی ہے۔ کیا کسی اور شخص کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اُس نے کتاب و حکمت کا جو مفہوم بتایا ہے وہ یقیناً صحیح ہے۔ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ {نساء ۵۹}

اگر تم لوگوں میں کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اس معاملہ میں اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو۔

کیا آپس کے اختلافات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بھی کوئی اور آخری سند مقرر کیا گیا ہے، اگر نہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ {نساء}

(اے رسولؐ) ہم نے آپکی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان (اس طرح) فیصلہ کریں جس طرح اللہ آپکو بتائے

کیا کسی اور کے فیصلے بھی اللہ کی رہنمائی میں صادر ہوتے ہیں۔ اگر نہیں تو انکی بات کیسے سند ہو سکتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، جس کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ جس کا طریقہ واجب الاتباع ہے۔ جس کی ہر بات وحی ہے، جو خود ہدایت پر ہے اور ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے، جس کی اطاعت و اتباع سے ہدایت ملتی ہے۔ جس کی پیروی سے ولایت ملتی ہے۔ جس کے پاس ان تمام باتوں کیلئے وحی الٰہی کی سند ہے اور وہ ہستی صرف محمد رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ تو پھر بتائیے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی اطاعت سے، کسی اور کو آخری سند یا امام بنانے سے سوائے نقصان کے اور کیا مل سکتا ہے۔ یہ نقصان دو قسم کا ہو گا ایک شرک فی الرسالت یا شرک فی الامامت کا، دوسرا فرقہ بندی کا۔

شرک کسی قسم کا بھی ہو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا لہٰذا اس سے بچنا بڑا ضروری

ہے ورنہ نجات ناممکن ہے۔

فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ صرف ایک متفق علیہ امام کو امام مانا جائے۔ ایسا امام سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کون ہوسکتا ہے، کوئی فرقہ ایسا نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب الاتباع نہ مانتا ہو، اُن کی پیروی کو ذریعۂ نجات نہ سمجھتا ہو۔

اتباعِ رسول ؐ مقصد ہے، علماء اور فقہاء ذریعہ تو ہوسکتے ہیں مقصد نہیں بن سکتے، علماء اور فقہاء امام ؐ کی باتیں ہم تک پہنچانے والے ہیں خود امام نہیں ہیں۔ امام ہمارا صرف ایک ہے اور وہ وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام بنایا ہے۔

جماعت المسلمین اسی دعوت کو لے کر اٹھی ہے۔ آیئے، صرف اللہ کے بنائے ہوئے امام کو امام مانیئے۔ فرقہ بندی ختم کر دیجئے، سب ایک مرکز پر جمع ہوجائیے اور ایک ہوجائیے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ